156864-جبرا مشت زنی والے شخص كا روزہ

سوال

میں جو سوال اور فتوى دريافت كرنا چاہتا ہوں وہ كچھ عجيب و غريب ہے، ليكن اس مسئلہ كا شكار شخص اس ميں شرعى حكم معلوم كرنا چاہتا ہے، برائے مہربانى آپ ہميں اس كا جواب ضرور ديں، كيونكہ يہ معاملہ واقعتا ہوا اور ہو رہا ہے چاہے آپ اس مسئلہ كے واقعتا ہونے پر مطمئن نہ بھى ہوں تو بھى برائے مہربانى جواب ضرور ديں:

يہ شخص روزہ توڑنے پر مجبور ہے، قصہ يہ ہے كہ ميرا ايك دوست كئى برس سے جادو كا شكار ہے، حالانكہ وہ حافظ قرآن بھى ہے، رمضان المبارك ميں وہ اجبارى طور پر بلكہ رمضان كے اكثر ايام ميں جس جن كا اس پر مسلط كيا گيا وہ اسے كبھى كسى طريقہ اور كبھى كسى طريقہ سے منى خارج كرنے پر مجبور كرتا ہے.

حالانكہ ميرا دوست اس سے باز رہنے اور ركنے كى كوشش كرتا ہے ليكن كوئى فائدہ نہيں ہوا، اور كئى برس سے رمضان ميں يہى ہوتا جا رہا، دن كا باقى حصہ وہ بغير كھائے پيئے ہى گزارتا ہے، اور جب وہ ان ايام كى قضاء ميں روزہ ركھتا ہے تو بھى جادو كى وجہ سے وہى صورت بن جاتى ہے اور وہ روزہ نہيں ركھ سكتا؟

پسندیدہ جواب

اگر تو اس بھائى كا حال واقعتا ايسا
ہى ہے جيسا آپ نے بيان كيا ہے تو اس كا حكم روزہ توڑنے پر مجبور كيے جانے والے شخص
كا ہے.

شافعيہ اور حنابلہ كا مسلك يہ ہے كہ
جس شخص كو وطئ يا كھانے پينے پر مجبور كيا جائے اور وہ جبرا ايسا كرے تو اس كا روزہ
نہيں ٹوٹے گا، اور اس پر قضاء بھى نہيں ہوگى.

ليكن شافعى حضرات كے ہاں جبرا زنا كے
ساتھ روزہ توڑنے والے شخص پر قضاء ہوگى"

ديكھيں: الموسوعۃ الفقھيۃ (58/28
).

يہ قول ابن عباس رضى اللہ تعالى
عنہما كى روايت كے زيادہ قريب ہے جس ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

"یقینا اللہ سبحانہ وتعالی نے میری
امت سے بھول چوک اور غلطی اور جس پر انہیں مجبور کر دیا جائے معاف کر دیا ہے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2045)
علامہ البانی رحمہ اللہ نے مشکاۃ کی تخریج (6248) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اس لیے بھی کہ اکراہ یعنی مجبور
کرنے میں اختیار منعدم ہو جاتا ہے، اور یہ چیز بھولنے سے بھی زیادہ سخت ہے، راجح
قول کے مطابق بھولنے والے کا روزہ نہیں ٹوٹتا، اور پھر روزہ توڑنے پر جبر تو کلمہ
کفر کہنے پر مجبور کرنے سے کم درجہ رکھتا ہے، کیونکہ جو کوئی مجبورا کفریہ کلمہ کہے
تو وہ کافر نہیں ہوتا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ کہتے ہیں :

"جس کسی کو بھی روزہ توڑنے والی
اشیاء پر مجبور کر دیا جائے اور وہ اسے سرانجام دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اس کا
روزہ صحیح ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان
ہے :

.{لیکن جو تمہارے دل جان بوجھ کر
عمدا کریں، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے}.

اور اس لیے بھی کہ مجبورا کلمہ کفریہ
ادا کرنے والے سے کفر کا حکم اٹھا لیا گیا ہے، تو اس سے کم درجہ والی چیز میں تو
بالاولی حکم نہیں لگے گا.

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"میری امت سے بھول چوک اور غلطی اور
جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا گیا ہے" انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن
عثیمین (207/19).

ہماری دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی
آپ کے ساتھی کو شفایابی و عافیت نصیب فرمائے، اور ہم نصیحت کرتے ہیں کہ اسے شرعی دم
کرنے کا اہتمام کیا جائے، اور کثرت سے دعا اور صدقہ و خیرات کریں.

کیونکہ یہ کام شفایابی و مصیبت کو
دور کرنے کے اسباب میں شامل ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی تلقین کرتے ہوئے
اسے کہیں کہ وہ اجر و ثواب کی نیت رکھے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی اپنے بندے کو جس
طرح چاہے آزمائش میں بتلا کر دیتا ہے تا کہ اس کے گناہ کا کفار بن سکے، یا اس کے
درجات بلند ہوں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"کسی بھی مسلمان شخص کو جو کوئی
مصیبت اور تکلیف و اذیت اور غم و پریشانی آتی ہے حتی کہ اسے جو کانٹا لگتا ہے اس کے
بدلے اللہ تعالی اس کے گناہ معاف کرتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5642) صحیح
مسلم حدیث نمبر (2573).

واللہ اعلم.